سنہ ۱۳۰۹

لقد کان فی قصصهم عبرة لاولی الالباب

الحمد و المنتہ کہ درین زمان میمنت اقتران در
اوراق سعادت توامان این کارنامۂ نادر وقعات غریبہ عجیبہ

نوادر عجیبہ

موسوم بہ

سوانح احمدی

مولفہ جناب منشی محمد جعفر صاحب تھانیسری بعفر ایلیق و تصحیح تمام
جناب مولوی امجد علی صاحب دہلوی سلمہ اللہ القوی

در مطبع فاروقی دھلے باہتمام
محمد معظم طبع شد

قیمت فی جلد ... جلد ۱۰۰۰

انہین دنون مین ایک شخص صوفی نام باشندۂ دہلی جسکو دیوان حافظ کی فال نکالنے مین کمال
مشتاقی تھی آپکی بیعت کرنے سے انکار کرتا تھا جب اُسکے دوستون نے اسکو بہت سمجھایا تو وہ بولا کہ مین دیوان
حافظ مین فال کھولکر دیکھتا ہون اگر مجھکو اجازت ہوئی تو بیعت کرونگا اور نہین تو نہین خیر ایک مجمع عظیم
اپنے رفیقون مین سب اُسنے حسب قاعدہ مقررہ درود وغیرہ پڑھکر بہ نیت فال دیوان حافظ کو کھولا تو اول
صفحہ کی پہلی سطر مین یہ بیت نکلی بیت گذشت صوفی دجال چشم ملحد شکل ۔ بگو بسوز کہ مہدی دین پناہ رسید
یہ فال نمونۂ حال دیکھکر صوفی مذکور لوٹ گیا اور بوجہ انکار بیعت اپنی نسبت عتاب الٰہی بہ الفاظ دجال
و ملحد اور سید صاحب کی علو مرتبت بہ لفظ مہدی دین پناہ دیکھکر اُسکی آنکھ کھل گئی اور بولا کہ حافظ نے
یہ شعر فقط آج ہی کے دن کے واسطے بطور پیشین گوئی کے لکھا تھا اُسیوقت دوڑتا ہوا سید صاحب
کی خدمت مین حاضر ہوا اور اپنا حال پُر ملال عرض کرکے بیعت سے مشرف ہوگیا۔ اِن ایام مین بھی
آپکو بڑا شوق عبادت الٰہی کا تھا اپنے حجرے کا دروازہ بند کرکے یاد الٰہی مین مشغول رہتے تھے صرف نماز
کے وقت باہر تشریف لاتے اور جماعت سے نماز پڑھکر پھر حجرے مین چلے جاتے اِن ایام مین شاہ عبد العزیز
صاحب ہر ہفتے مین ایک بار سوا پہر دن چڑھے وہان تشریف لاتے اُسوقت سید صاحب اپنے حجرے
سے باہر نکلتے اور دونو بزرگوار مثل آفتاب اور ماہتاب صحن مسجد مین کچھ دیر تک جلوہ افروز رہتے اور
بعد تشریف لیجانے مولانا صاحب کے آپ پھر حجرے مین تشریف لیجاتے۔ آپکا کھانا دونو وقت مولانا
صاحب کے گھر سے آتا تھا۔ انہین ایام کا ذکر ہے کہ جب مولوی محمد اسمٰعیل صاحب کا علم و فضل کھینچ انکو
بیعت سید صاحب سے چلا پایا تو ایکروز مولانا شہید نے اپنے گھر مین دیکھا کہ عورتون نے بیوی کی صحنک
کا کھانا تیار کیا ہے اور فقط ایک شوہر والی عورتین اُسکے کھانے کو بلائی گئین آپنے یہ کیفیت دیکھکر انکو
منع کیا اِس عرصے مین مولوی عبد القادر صاحب آپکے چچا بھی تشریف لے آئے عورتون نے مولوی
عبد القادر سے اِسکا مرافعہ کیا تب مولوی صاحب موصوف نے مولانا شہید کی طرف مخاطب ہوکر فرمایا کہ
اسمٰعیل یہ تو فقط ایصالِ ثواب ہے اِسکا کیا مضائقہ ہے تب مولانا شہید نے یہ آیت پڑھی وَقَالُوا هٰذِهٖٓ
اَنْعَامٌ وَّحَرْثٌ حِجْرٌ لَّا يَطْعَمُهَآ اِلَّا مَنْ نَّشَآءُ بِزَعْمِهِمْ یعنی اُنہون نے کہا کہ جانور اور کھیتی اچھوتے
ہین اِسکو وہی لوگ کھاوین جسکو ہم اپنے گمان سے تجویز کرین۔ اور فرمایا کہ یہ بیوی کا کونڈا بھی اچھوتا
ہے اسپر مرد کا سایہ تک پڑنے نہین دیتے اور اِن عورتون نے اپنے گمان سے اِسکے کھانے کے واسطے
اُن عورتون کو تجویز کر رکھا ہے کہ جنکا نکاح ثانی نہوا ہو۔ مولانا عبد القادر صاحب یہ تقریر مولانا شہید کی
سنکر خاموش ہو رہے اور باہر تشریف لیگئے تب مولانا شہید نے وہ کھانا اُٹھوا کر درویشون اور طالب علمون